



## سوال

(265) نماز عیدین کے بارے میں مختلف سوالات

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

(1) حدیث میں ہے ”لا ینفی فیہ لبنتہ علی لبنتہ ولا نیمیۃ“، کیا اس مضمون کی کوئی

حدیث صحیحین میں آئی ہے؟ اور یہ حدیث کیسی ہے؟ آبادی سے باہر عیدین کے لیے عدم واقفیت کی بنا پر مسجد یا چار دیواری کی تعمیر ہو چکی ہے، کیا اسے منہدم کر دینا چاہیے؟

(2) شہر، قصبہ، گاؤں کا جامع مسجد میں بغیر عذر شرعی عیدین کی نماز پڑھی جاسکتی ہے؟

(3) آبادی کے اندر خاص عیدین کے لیے مسجد یا چار دیواری کی شکل تعمیر کرنا جائز ہے؟

(4) آبادی کے اندر شہر ہو، قصبہ ہو، گاؤں کوئی وسیع میدان وہاں عیدین کی نماز ہو سکتی ہے؟ یا آبادی کے باہر میدان شرط ہے؟

(5) آبادی سے باہر خواہ شہر ہو، قصبہ ہو، گاؤں میں عیدین کے لیے مسجد یا چار دیواری تعمیر کی جاسکتی ہے یا بدعت ہو جائے گی۔

(6) آبادی سے باہر عیدین کے لیے مسجد یا چار دیواری کی شکل تعمیر کر دی گئی ہے اب آبادی بڑھ جانے سے وہ مسجد یا چار دیواری وسط آبادی میں ہو گئی ہے۔ اس مسجد یا چار دیواری کے لیے کیا حکم ہے؟

(7) آبادی سے باہر میدان میں عیدین کی نماز ہوتی تھی، اب آبادی بڑھ جانے سے وہ میدان وسط میں آ گیا ہے اب اس میدان میں عیدین کی نماز پڑھی جاسکتی ہے؟

(8) بعض جگہ عید الفطر کی نماز آبادی سے باہر میدان میں ادا کی جاتی ہے اور عید الاضحیٰ کی نماز میں، کیا ایسا کرنا جائز ہے بغیر عذر کے؟

(9) نبی ﷺ نے آبادی سے باہر کھلے میدان میں عیدین کی نماز پڑھنے کا حکم صادر فرمایا ہے۔ اس کا کیا مقصد ہے اور کیا فائدہ ہے؟

زید کتا ہے کہ عیدین کی نماز میں جماعت بڑی ہو جاتی ہے اور اس کے لیے جامع مسجد کافی ہوتی ہے۔ لہذا میدان میں عیدین کی نماز پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے؟

یہ سن کر عمر و س نے کہا کہ نہیں بلکہ شان اسلام، شان مسلمان بڑھانے اور کفار کو مرعوب کرنے کے لیے آبادی سے باہر کھلے میدان میں عیدین کی نماز ادا کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ زید نے کہا کہ اس سے ہمیں اتفاق ہے۔ دراصل اسلام کے کل احکام بلا سبب نہیں ہیں۔ فرد اور شخصی زندگی کی کوئی حقیقت نہیں ہے، جماعتی زندگی کو دنیا کی ہر متمدن قوم نے فروغ دیا ہے۔ اور اس کو کامیابی کا راز تصور کیا ہے۔ اسلام نے بلا تعصب ملک اور قوم کے ہر ایک لچھے کام کو بہت پسند کیا ہے، جماعتی زندگی کو نہ صرف اسلام نے پسند فرمایا ہے بلکہ قبیح کو اس کا مظہف کر دیا ہے اور اس کے خلاف ورزی کرنے والے کو وعید۔

اسلام نے جب نماز کا حکم دیا تو ساتھ ہی جماعت کا بھی حکم دے دیا۔ مگر ہر شخص پر روز اور ہر وقت اس کا پابندی ہونے سے مجبور ہے ہفتہ میں ایک روز جماعت کا قیام نہایت



ضروری ہوا۔ اس کے لیے جامع مسجد کا ہونا ضروری ہوا۔ یہ توشہر کے لیے۔ دیہاتوں میں تو اکثر ایک ہی مسجد ہوتی ہے۔ ایک اور اسلامی اجتماع اس سے بڑی اور سال میں دوبارہ ہوتی ہے، اس عظیم الشان نظارہ کے لیے میدان میں جمع ہونے کا حکم دیا۔ ایک اور اسلامی عالم گیر اجتماع جو سال بھر میں ایک بار ہوتی ہے اور صاحب تروت پر زندگی میں ایک بار اس اجتماع میں شرکت ضروری قرار دیا گیا ہے عالم گیر اجتماع کے لیے میدان عرفان جگہ قرار دی گئی۔ حقیقت یہ ہے کہ اس اجتماع سے شان اسلام بڑھتی ہے اور کفار مرعوب ہوتے ہیں۔ اب سوال یہ ہے کہ زید حق پر ہے اور عمر وہ؟ ہفتک عشر کاملہ

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

یہ حدیث ہمارے علم میں نہیں اگر آپ کو یہ الفاظ مل جائیں تو ہمیں بھی اطلاع دیں۔ مسنون طریقہ یہی ہے کہ نماز عید کے لیے کھلے میدان میں آبادی سے باہر پڑھی جائے۔ اگر خاص جگہ پڑھی جائے تو حرج نہیں۔ اگر خاص وجوہات کی بناء پر صلوة عید چار دیواری میں پڑھی جائے تو نماز ہو جاتی ہے۔ ابو الوفاء ثناء اللہ امرتسر

ج: نماز عیدین دور رکعت کھلے میدان میں ایک جگہ خاص کر کے ادا کرنی سنت ہے۔ عید گاہ نبوی صحراء میں تھی جیسا کہ ابن ماجہ نے روایت کیا ہے: "إن المصلیٰ کان فضاء، لیس فیہ شئی یستتر بہ،، (طبع مصر 1/203)۔

ترجمہ: "عید گاہ نبوی میدان میں تھی وہاں ایسی بھی کوئی شے نہ تھی کہ اس کا سترہ اور آڑ بنا یا جل سکے،، اور ابن ماجہ کے شیخ عمر بن شہب نے روایت کیا ہے: "لا ینبئ فیہ لبنۃ علی لبنۃ ولا خیمۃ،، (خلاصۃ الوفاء للسمودی طبع دوم ص: 177 ووفاء الوفاء للسمودی طبع مصر 21/2 معروف بہ تاریخ مدینہ) ترجمہ: "عید گاہ میں اینٹ پر اینٹ بنائی جائے، نہ خیمہ وہاں نصب کیا جائے۔،،

حدیث ابن ماجہ کو سند ہی محشی صحیح اور اس کے راویوں کو ثقہ لکھتا ہے اور حدیث دوم کے رجال کا حال معلوم نہیں۔ آنحضرت ﷺ نے صرف ایک بار بارش کے وقت اپنی مسجد میں نماز عید ادا فرمائی تھی اور کبھی مسجد میں نہیں۔ حالانکہ مسجد نبوی میں نماز پڑھنے کی بڑی فضیلت ہے دس ہزار نمازوں کا ثواب ملتا ہے باوجود اس فضیلت کے بھی نماز عیدین میں نہیں پڑھتے۔ پس مسجد میں ہرگز نماز عیدین نہیں پڑھنی چاہیے۔ رہ گئی چار دیواری والی عید گاہ تو نماز اس میں ادا ہو جائے گی، لیکن نہ پڑھنا اولیٰ ہے۔ اسے چھوڑ کر میدان میں نماز ادا کریں۔ اللہ اعلم

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

## فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 1



صفحہ نمبر 421

محدث فتویٰ